# دل ربا تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

تالیف

محمد مظہر الاسلام دیناجپوری

Scanned by CamScanner

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

# دلربا تقریریں

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

تالیف

محمد مظہر الاسلام اینا چیوری

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: ________ دلربا تقریریں
تالیف: ________ محمد مظہر الاسلام دیناجپوری
مصحح: ________ مولانا مفتی محمد انیس الحق صاحب گجراتی
سن اشاعت: ________ سنہ ۱۴۲۴ھ مطابق سنہ ۲۰۰۳ء
کتابت: ________ محمد سلیم قاسمی
قیمت: ________
مطبوعہ: ________

Scanned by CamScanner

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | انتساب | ۴ |
| ۲ | تقریظ | ۵ |
| ۳ | تقریظ و تصحیح | ۶ |
| ۴ | اظہارِ خیال | ۸ |
| ۵ | حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق | ۱۰ |
| ۶ | تذکرۂ موت | ۱۵ |
| ۷ | اسلام اور دہشت گردی | ۲۶ |
| ۸ | حقوقِ والدین | ۳۴ |
| ۹ | مسلمان کی تباہی کا ایک راز | ۳۹ |
| ۱۰ | نیک کام میں دیر نہ کیجئے | ۴۴ |
| ۱۱ | فتنۂ قادیانیت | ۵۰ |
| ۱۲ | وقت کی قدر و قیمت | ۵۵ |
| ۱۳ | مدرسہ کی مختصر حقیقت | ۶۳ |
| ۱۴ | کھانے پینے کا مقصد | ۶۸ |
| ۱۵ | دین اسلام اور ہم | ۷۵ |


Scanned by CamScanner

# انتساب

ان والدین کے نام، جن کی دعاؤں اور شفقتوں کے نتیجہ میں احقر کو مادرِ علمی جامعہ تعلیم القرآن بہپرت چوک میں تعلیم حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اور

اس برادرِ کبیر جناب حضرت مولانا مظفر حسین صاحب مظاہری کے نام جنھوں نے احقر کی ہمیشہ ہمت افزائی فرمائی۔

اُن یارانِ باصفا کے نام جنھوں نے احقر کی قدم قدم پر محبت وشفقت سے رہنمائی فرمائی۔

محمد مظہر الاسلام غفرلہ

۲۵ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

Scanned by CamScanner

# تقریظ

## جامع المعقول والمنقول شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد انور صاحب گنگوہی

## استاذ حدیث وتفسیر جامع اشرف العلوم رشیدی گنگوہ ضلع سہارنپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حامداً ومصلیاً ـــ اما بعد

عزیزم مولوی محمد مظہر الاسلام سلمہ متعلم سابق جامعہ اشرف العلوم رشیدی گنگوہ کو زمانۂ طالب علمی ہی میں تالیف وتحریر کا شوق ہے بڑی مسرت کی بات ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ، موصوف نے اس سے قبل "شرعی معلومات" کے نام سے ضروری مسائل شرعیہ پر مشتمل ایک کتابچہ تالیف کیا۔ اب قدم اور آگے بڑھایا تو عمدہ اور مفید موضوعات پر چند تقاریر کا مجموعہ "دلربا تقریریں" کے نام سے تالیف کیا ہے۔ بندہ نے مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا ہے، ماشاء اللہ اچھا خاصا مواد جمع کردیا ہے۔ حق تعالیٰ موصوف کی ان علمی کاوشوں کو قبول فرمائے اور عوام وخواص سبھی کے لئے نافع بنائے۔ آمین

محمد انور غفرلہ گنگوہی

مدرس جامعہ اشرف العلوم گنگوہ

۱۴؍۳؍۱۴۲۴ھ

# تقریظ و تصحیح

## مقرر شیریں سخن جناب حضرت مولانا مفتی عبد الرزاق صاحب قاسمی دیناجپوری

### استاذ عربی مدرسہ عربیہ حفظ القرآن جماپورہ مالیر کوٹلہ پنجاب

الحمد للہ الذی ابدع الافلاک والارضین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

**امّا بعد۔**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔ (الذاریٰت ۵۵)۔

اس ارشادِ خدا کی تعمیل میں علماء امت ہر دور میں زبانی وتحریری تذکیر میں مشغول رہے ہیں۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ اس تذکیر کے مفید اور مؤثر ثمرات سے امت برابر مستفیض ہوتی رہی ہے۔ دوسری طرف یہ حقیقت بھی عیاں ہے کہ تحریر وتقریر میں جہاں علماء نے حصہ لیا ہے وہیں طلبہ کی ایک بڑی تعداد نے بھی حصہ لیا ہے۔ عزیزم مولوی مظہر الاسلام دیناجپوری مدرسہ عربیہ حفظ القرآن جماپورہ کا ایک مبتدی طالب علم ہے

انھوں نے اپنی محنت وکاوش سے "دلربا تقریریں" کے نام سے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ مسودہ کو میں نے بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ حسب ضرورت الفاظ کی تصحیح بھی کی گئی ہے۔ اب یہ کتاب منظر عام پر آرہی ہے، بندہ دعاگو ہے کہ پروردگار عالم اپنے فضل وکرم سے مؤلف موصوف کی اس محنت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول عطا کرے اور عام مسلمانوں کے درمیان قبول عام کی دولت سے نوازے۔ آمین

؎ گرتے ہیں شہسوار ہی میدانِ جنگ میں
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

الحمد للہ علی اولہ وآخرہ

العبد

عبد الرزاق خادم التدریس مدرسہ حفظ القرآن جمالپورہ مالیرکوٹلہ پنجاب

۱۲ ربیع الاول ۱۴۴۲ھ

# اظہارِ خیال

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ امابعد

سرزمین گنگوہ میں رہ کر سال عربی سوم میں احقر کو تقریر و تحریر کا ذوق پیدا ہوا۔ اس سے قبل اہم مسائل پر مشتمل "شرعی معلومات" کے نام سے ایک کتاب شائع کی، نیز برابر انجمن بزم خطاب میں حصہ لیتا رہا۔ احقر اس سلسلے میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتا ہے اور اپنا کوئی کمال تصوّر نہیں کرتا اور نہ ہی کسی خام خیالی میں مبتلا ہے۔ بلکہ یہ محض خالقِ کائنات کی نظرِ کرم ہے۔ اور بندہ استاذ الاساتذہ مبلغ کبیر حضرت الحاج مولانا ضمیر الاسلام صاحب قاسمی کا ممنون ہے جن کی دعاؤں اور شفقتوں کے نتیجہ میں احقر کی حوصلہ افزائی ہوئی، بالخصوص حضرت مولانا شرف الدین صاحب مظاہری مہتمم مدرسہ امداد العلوم گوداباٹ کا جنھوں نے احقر کو بچپن ہی سے تحریر و تقریر میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ پھر اس کے بعد تالیفی مشغلہ میں آگے بڑھایا۔ چنانچہ احقر کی یہ تالیف اپنی کم سنی و کم علمی کے زمانے میں اپنے مشفق و مرجع کی دعاؤں کے طفیل سے "دلربا تقریریں" کے نام سے آپ کے ہاتھ میں

Scanned by CamScanner

موجود ہے۔ اور جناب حضرت مولانا شاہ عالم صاحب قاسمی نے احقر کو اس سلسلے میں دِلی داعیہ سے رغبت دلائی۔

اُن سبھی حضرات کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری قدم قدم پر محبت و شفقت سے رہنمائی فرمائی اور جنہوں نے اس کتاب کا بڑی عرق ریزی سے مطالعہ کر کے جگہ بجگہ غلطیوں کی نشاندہی کی اور اُن کی اصلاح فرمائی۔

خاص طور پر جناب فضل الرحمٰن صاحب رشیدی اعظمی اور مولانا اطہر صاحب ارریاوی کا۔

اللہ تعالےٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نواز کر نجات کا سامان بنائے اور تاحیات احقر کو اخلاص کے ساتھ دین اسلام کے لئے قبول فرمائے۔ آمین

احقر العباد منظہر الاسلام بن ماسٹر مقبول حسین صاحب

ساکن گوتی پوسٹ گوتی ہاٹ ضلع اُتّر دیناجپور صوبہ بنگال

پن (۷۳۳۲۱۰)

Scanned by CamScanner

# حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

# سیرت واخلاق

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ واصحابہ اجمعین۔ اَمَّابَعْدُ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ "

محترم سامعینِ کرام!

اللہ رب العزت نے اس عالم میں بہت ساری چیزیں پیدا کیں اور ان میں اشرف المخلوقات حضرت انسان کو بنایا، اور انسانوں میں سب سے اشرف حضرات انبیاء کرام کو بنایا اور انبیاء میں سب سے افضل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔ آپؐ تمام انسانوں کے لئے رہبر ہیں اور آپؐ تمام انسانوں کیلئے نمونہ ہیں۔ آپؐ کے اخلاق وکردار ایسے ہیں کہ ہر کوئی آپ پر فریفتہ ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ انگریز کہتے ہیں کہ

Scanned by CamScanner

محمدؐ جیسا اس دُنیا میں کوئی نہیں اور محمدؐ کے پاس جو چیز ہے وہ کسی کے پاس نہیں۔ دوستو حضورؐ کی سیرت کا مطالعہ کرو اور اس کو پھیلاؤ اور اس پر چلو۔

**محترم حضرات!** آپؐ کے اخلاق و سیرت کہاں تک بیان کی جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن آپ کی سیرت اور اخلاق کا مجموعہ ہے۔ اللہ نے قرآن اُتارا اور آپؐ کے اخلاق اُس کی تفسیر ہیں۔ ایک مرتبہ آپ کسی غزوہ سے واپس لوٹ رہے تھے، آپؐ اور آپ کے ساتھی الگ الگ کسی جگہ آرام کے لئے اُترے۔ کپڑے دھوکر سُکھائے اور سب آرام کرنے لگے اتنے میں ایک دشمن آیا اور آپؐ کی تلوار جو درخت پر لٹکی ہوئی تھی لیکر کھڑا ہو گیا کہ آج محمد کو قتل کرنے کا اچھا موقع ہے۔ آپؐ بیدار ہوئے اور کھڑے ہو گئے۔

اُس دشمن نے کہا۔ بتا محمدؐ اب تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟

آپؐ نے اطمینان کے ساتھ جواب دیا۔ ”اللہ“۔

آپؐ کا جواب سُنکر وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ آپؐ نے تلوار لی اور کہا کہ بتا اب تجھے کون بچائے گا؟

وہ کہنے لگا کہ اب آپ ہی کے رحم و کرم پر ہوں۔ آپؐ نے

Scanned by CamScanner

معاف فرما دیا۔

دیکھو حضورؐ کو قتل کرنے جا رہا تھا، مگر حضورؐ نے معاف کر دیا۔ یہ تھے آپؐ کے اخلاق۔

ایسے کئی واقعات ہیں جو کتب حدیث میں بھرے پڑے ہیں۔ آپؐ کو کتنا ستایا، کتنی اذیتیں دیں۔ پھر بھی فتح مکہ کے وقت آپؐ نے سب کو معاف کر دیا۔

محترم دوستو! حضورؐ کی سنت اور اخلاق کا مطالعہ کرو تو آپ کو اندازہ لگے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کے لئے کیسے اخلاق پیش کئے۔ چنانچہ مؤرخین نے سیرت کی کتابوں میں یہ واقعہ بھی درج کیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۳۵ سال تھی جب قریش مکہ نے خانۂ کعبہ کو از سر نو تعمیر کیا کیونکہ اس کی دیواریں سیلاب کی وجہ سے پھٹ گئی تھیں۔

عمارت کی تعمیر میں سب شریک رہے۔ مگر جب حجر اسود نصب کرنے کی باری آئی تو آپس میں اختلاف پیدا ہو گیا اور یہ اختلاف سخت ہوتا گیا۔ چار دن اسی کش مکش میں گذر گئے اور ہر شخص کی خواہش یہ تھی کہ یہ کام میرے ہاتھ سے

انجام پائے۔

بالآخر ابوامیہ بن جعفر جو سب سے بڑی عمر والا اور جہاندیدہ تھا اُس نے مشورہ دیا کہ کسی کو حکم بنا کر یہ کام پایۂ تکمیل تک پہونچایا جائے۔ اس کی رائے پر سب نے اتفاق کیا اور یہ بات قرار پذیر ہوئی کہ جو شخص سب سے پہلے حرم میں داخل ہوگا وہی اس کا حکم ہوگا۔

اگلے روز سب سے پہلے آنے والے شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ جب آپؐ کو خانہ کعبہ کے دروازہ پر پایا تو "ھذا الامین رضینا ہ" کے نعرے لگا دیئے، یہ امین ہیں ہم ان کے فیصلے پر راضی ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی فراست اور زیرکی سے ایک تدبیر کی کہ ایک چادر بچھائی۔ اس کے بعد اپنے دستِ مبارک سے پتھر چادر پر رکھا اور ہر قبیلہ کے سردار کو حکم دیا کہ اِس کو اُٹھا کر لے چلو۔ وہ پتھر اُس جگہ تک لے جایا گیا جس جگہ اُس کو نصب کرنا تھا۔ اِس کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اپنے دستِ مبارک سے اُس کی جگہ نصب کر دیا۔ اس طرح وہ جھگڑا ختم ہوا، ورنہ قریشِ مکہ معمولی معمولی بات پر برسہا برس

جنگ کیا کرتے تھے اور یہ ایک بڑا کام تھا۔
محترم سامعین ! اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح لوگوں کے درمیان جھگڑوں کو مٹایا۔ اگر آج بھی کوئی شخص کسی قوم کا قائد بنتا ہے تو وہ جناب مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت واخلاق کا مطالعہ کر کے اس کو عملی جامہ پہنائے انشاءاللہ یہ ظلم وزیادتی، یہ خون خرابہ، یہ دنگا وفساد، یہ جوروظلم جو آج دیکھنے کو آرہا ہے خود بخود مٹ سکتا ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے اور دنیا کے تمام انسانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت واخلاق کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائیں

ع

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

# تذکرہ موت

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ۔ اما بعد

قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل۔

(۱)

پیام مرگ سے اے دل کیوں تیرا دم نکلتا ہے ؛ مسافر روز جاتے ہیں یہ رستہ یوں ہی چلتا ہے

(۲) مومن کبھی ہوتا نہیں موت سے خائف ؛ ایمان کا جوہر ہے بس اللہ سے ڈرنا

(۳) عمل سے زندگی پر غافلوں کا فخر کرنا ہے ؛ یہ جینا کوئی جینا ہے کہ جس کے ساتھ مرنا ہے

Scanned by CamScanner

(۴) جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ؏ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
(۵) ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے ؏ کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

## برادران اسلام و محترم حاضرین!

موت ہر جاندار کے لئے کتنا بھیانک اور کیسا خطرناک لفظ ہے موت سے ہر شخص بھاگتا ہے۔ بچہ ہو یا جوان، بوڑھا ہو یا بوڑھی، مرد ہو یا عورت، جھونپڑیوں میں رہنے والا ہو یا کوٹھیوں میں، دیہاتوں کا رہنے والا ہو یا شہروں کا، مسافر ہو یا مقیم موت کے اس تلخ گھونٹ کو کوئی پینا گوارہ نہیں کرتا، موت کی آواز کوئی سُننا نہیں چاہتا ہے مگر اس کے باوجود موت ہر ایک کے پاس آتی ہے۔ کبھی تو ماں کی گود میں آتی ہے اور ماں کی آرزو کو خاک میں ملا کر رکھ دیتی ہے۔ کبھی تو یہ بھرپور جوانی میں آتی ہے اور ہزاروں کی تمناؤں پر پانی پھیر دیتی ہے۔ اور کبھی یہ بوڑھاپے میں آتی ہے۔ غرض موت ہر ایک کو آتی ہے فرق اتنا کہ آج اُن کی کل ہماری باری ہے۔ اسی کو اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ۔ (الآیۃ)

اے نبی فرمادیجیے، جس موت سے تم فرار کرتے ہو وہ کہیں
ضرور ملے گی۔ اور تمہیں اس مالک کی طرف لوٹنا ہے جو
تمہارے ظاہر و باطن اور اندر و باہر کا علم رکھتا ہے۔ اور
تمہیں کل قیامت کے دن جس میں اولین آخرین جمع
ہوں گے اور نفسی نفسی کا عالم ہوگا تمہارے اعمال
سے تنبیہ کرے گا۔

اگر تم نے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری میں زندگی گزاری تو نامۂ اعمال تمہارے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور فرشتوں سے کہا جائے گا اِسے جنّت میں داخل کر دو اور یہ پیغام سنادو کہ اب کبھی بھی تمہیں موت نہیں آئے گی۔ اور اگر تم نے خدا اور اس کے رسول کے قانون کو توڑ کر اور مخلوقِ خدا کو تکلیف دینے میں زندگی گزاری اور تم نے حلال کو حلال اور حرام کو حرام نہیں سمجھا تھا، رشوت اور سود سے تم نے اپنی جیب کو بھرا تھا، یتیم اور بیواؤں کی دولت پر تم نے ڈاکہ زنی کی تھی تو کل قیامت کے دن ناکامی کا جھنڈا پیچھے کی طرف سے بائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا اور فرشتوں سے کہا جائے گا اس کمبخت کو لے جاؤ اور جہنم میں اوندھا مُنہ ڈال دو۔

Scanned by CamScanner

**میرے دوستو!** دنیا میں انسان دولت کمانے اور حاصل کرنے کی بڑی کوشش کرتا ہے۔ راتوں میں جاگ کر، دنوں میں تھک ہار کر اور خون پسینہ ایک کر کے جمع کرتا ہے۔ لیکن جب انسان کو موت آتی ہے اور اس کی روح پرواز کر جاتی ہے تو لوگ اس کی ساری دولت لے لیتے ہیں اگر اس کے بدن پر کوئی زیور ہوتا ہے خواہ وہ معمولی ہی کیوں نہ ہو اُسے بھی اُتار لیتے ہیں اور اُسے اپنی دولت سے سوائے کفن کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں جاتی ساری چیزیں یہیں پڑی رہ جاتی ہیں۔ لوگ نہلا دُھلا کر کفن پہنا کر قبرستان کی طرف چل دیتے ہیں اور قبر میں دفنا کر سارے لوگ واپس چلے آتے ہیں کوئی اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ آخر دنیا کی کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی چیز اس کے ساتھ ہوتی ہے وہ اس کے اعمال ہیں۔ خواہ اچھے ہوں یا بُرے یہی اُس کے ساتھ رہ جاتے ہیں۔ اسی کو ہمارے آقا جناب تاجدارِ مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا ہے:۔

يتبع الميت ثلاثة فيرجع اثنان و

یبقٰی معہ واحد فیتبعہ اھلہ ومالہ وعملہ فیرجع اھلہ ومالہ ویبقٰی عملہ

میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔ ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے۔ اس کے پیچھے اس کی اولاد اس کا مال اور اس کا عمل جاتا ہے۔ اولاد اور مال واپس آجاتے ہیں صرف عمل ساتھ رہتا ہے خواہ اچھے ہوں یا بُرے۔

سوچنے کا مقام ہے وہ عمل جو قبر کی کٹھن گھڑی میں کام آنے والا ہے وہ ہمارے پاس کتنا ہے اور وہ آل و اولاد وہ مال ومتاع جو اس مشکل وقت میں ہمارا ساتھ چھوڑ دیں گے اس کو جمع کرنے کے لئے ہم کتنے فکر مند ہیں۔ جمع کرنے کی کیا چیز تھی، جمع کیا کر رہے ہیں۔ میر انیس نے اس کا نقشہ اسطرح کھینچا ہے۔

ے

کیا کیا دنیا سے صاحب مال گئے نہ دولت ساتھ گئی نہ اطفال گئے
پہونچا تو لحد تک آئے سب لوگ ہمراہ اگر گئے تو اعمال گئے

عزیز دوستو! سکندر بادشاہ کا نام آپنے سُنا ہوگا۔ بہادری اور شجاعت میں مشہور تھا۔ نوجوانی کے وقت یونان سے چلا اور فتح کرتا ہوا ہندوستان آپہونچا۔ سرزمین پنجاب کو فتح کرلیا، اور آگے نہ بڑھا۔ یہیں سے جب اپنے وطن کیطرف واپس ہونے لگا تو اس کی طبیعت خراب ہوگئی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ جان نہیں بچے گی اس نے اپنے وزیروں کو بلایا اور کہا کہ دیکھو اب میرا وقت قریب آگیا ہے اور اب میں آپ لوگوں سے جُدا ہو جاؤں گا۔ پھر وزیروں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں گا آپ لوگ میرا کفن ودفن کردینگے؟

انھوں نے کہا حضور زندگی بھر ہم نے آپکا نمک کھایا۔ اگر آپ کا کفن و دفن بھی نہیں کریں گے تو ہم سے زیادہ نمک حرام کون ہوگا۔ پھر سکندر بادشاہ نے کہا دیکھئے اب میرا آخری وقت ہے اور آخری وصیت ہے۔ جب میں مرجاؤں اور آپ لوگ مجھے کفن پہنا کر دفن کے لئے لے جائیں تو میرا ہاتھ کفن سے باہر نکالدینا۔

وزیروں نے کہا حضور ایسا نہ فرمائیں کیونکہ اس میں آپ کی بڑی بے عزتی ہوگی۔ کیونکہ آپ کا جنازہ ایک بادشاہ کا جنازہ ہوگا

اور ساری دُنیا اُسے دیکھنے کے لئے آئے گی۔ جب لوگ دیکھیں گے کہ آپ کا ہاتھ کفن سے باہر نکلا ہوا ہے تو پوری دنیا کہے گی کہ دیکھو سکندر کتنا بڑا لالچی ہے۔ فتح کرتے کرتے مر گیا مگر اب بھی اس کا لالچ ختم نہ ہوا وہ کفن سے ہاتھ باہر نکالے ہوئے ہے تاکہ اور ملک ہاتھ آجائے۔ اس میں بڑی بے عزتی ہے۔

سکندر نے کہا کہ آپ لوگوں نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اسلئے ہاتھ باہر نکال رہا ہوں تاکہ لوگوں کو نصیحت ہو کہ سات ملکوں کا بادشاہ آج جب دنیا سے جا رہا ہے تو وہ بھی خالی ہاتھ جا رہا ہے اس کے ہاتھ میں ایک روپیہ بھی نہیں۔

دوستو اتنے بڑے بڑے بادشاہ دنیا سے خالی ہاتھ گئے نہ دولت ساتھ گئی نہ اطفال گئے۔ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے ہم تو بالکل ہی خالی جائیں گے صرف ہمارے اعمال ہمارے ساتھ جائینگے خواہ اچھے ہوں یا بُرے۔

دوستو ! آج کا انسان یہ سوچ رہا ہے کہ ابھی تو جوانی ہے کچھ اس سے فائدہ اٹھانے دو۔ جب داڑھی پک جائے گی تو ہم بھی تمہاری طرح نماز پڑھ لیا کریں گے، روزہ رکھ لیا کرینگے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ انسان کو موت ماں کی گود میں بھی آسکتی

ہے بھرپور جوانی میں بھی آسکتی ہے۔ موت نہ تو کسی کی جوانی دیکھتی ہے اور نہ ہی کسی کی حسرت و یاس دیکھتی ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ۔

جب انسان کو موت آتی ہے نہ ایک گھڑی پیچھے آتی ہے اور نہ ہی ایک گھڑی آگے آتی ہے۔

امام مالکؒ کا واقعہ آپ لوگوں نے سنا ہوگا۔ چنانچہ مؤرخین نے کتاب کے اوراق میں اس طرح لکھا ہے کہ امام مالکؒ نے خواب میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو پوچھا میرے محبوب میں ستر برس سے مدینہ میں ہوں۔ فرمادیجئے میری موت کب آئیگی؟ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراکر آسمان کی طرف دیکھا اور ہاتھ کی پانچ انگلیاں اُٹھادیں۔

امام مالک حیران ہوئے کہ آخر پانچ سے پانچ مہینے یا پانچ ہفتے یا پانچ دن مراد ہیں۔ علامہ ابن سیرین جو خواب کی تعبیر دینے میں وقت کے بہت بڑے امام تھے۔ اُن کے پاس امام مالکؒ نے آدمی بھیجا کہ حضرت سے جاکر پوچھ کر آؤ کہ اس کی تعبیر کیا ہے؟ کہنے لگے کہ یہ خواب

Scanned by CamScanner

کسی عام آدمی کا نہیں ہے بلکہ وقت کے امام اور کسی بڑے عالم کا خواب ہے۔ اس آدمی سے پوچھا ذرا بتاؤ یہ خواب کس نے دیکھا ہے۔ راز ظاہر ہوا کہ یہ خواب امام مالکؒ نے دیکھا ہے علامہ ابن سیرین نے کہا کہ آقا نے قرآن کی وہی آیت پڑھی ہے۔ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ۔ یہ موت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ایک ہے جس کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ پانچ چیزیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے (۱) إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ قیامت کب آئے گی اس کا علم اللہ کے سوا کس کو ہے۔ (۲) وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ بارش کب آئے گی۔ (۳) وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ۔ عورت کے رحم میں بچہ ہے بچی ہے، کچا ہے کچی ہے ایک ہے دو ہیں، کالا ہے بھورا ہے، پورا ہے ادھورا ہے سست ہے یا چست ہے یہ کس کو پتہ ہے۔ (۴) وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کریگا۔

(۵) وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ۔ موت تمہیں کہاں آئے گی یہ علم سوائے اللہ کے کس کو ہے۔؟

**عزیزو** موت کی تیاری کرو۔ ہم سفر پر جاتے ہیں تو باقاعدہ ایک تھیلہ ہوتا ہے، بستر ا ہوتا ہے

کرایہ ہوتا ہے، انتظام ہوتا ہے، اہتمام ہوتا ہے، طعام ہوتا ہے۔ تو ہمارا ایک لمبا سفر ہے۔ قبر سے لے کر حشر تک۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک مرتبہ فرمایا۔

من دخل القبر بلا زاد فکانما رکب البحر بلا سفینة۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کے پاس کوئی عمل نہیں نہ نماز نہ روزہ۔ اور کفن پہن کر جارہا ہے یوں سمجھئے کہ دریا میں بغیر کشتی کے جارہا ہے۔ اب غرق ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو مسجد نبوی سے نکل کر جنت البقیع جایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے میرے صحابہ تم بھی چلو تاکہ اس شہر خاموشاں کو دیکھیں جہاں لوگ سوئے تو اٹھے نہیں، چپ ہیں کہ بولتے نہیں، گئے تو آتے نہیں، گم ہوئے تو نظر آتے نہیں۔

## عزیزو!

___ یاد رکھو ایک نہ ایک دن موت ہر ایک کا دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ اس لئے اپنی موت سے پہلے اپنی آخرت کی تیاری کرلو

Scanned by CamScanner

دوسروں کو اپنے کندھوں پر رکھ کر یہ عبرت حاصل کرو کہ ایک نہ ایک دن تم کو بھی دوسروں کے کندھوں پر سوار ہو کر شہر خاموشاں جانا ہے اور جس طرح آج یہ خالی ہاتھ جارہا ہے کل تم کو بھی خالی ہاتھ جانا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا

اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

Scanned by CamScanner

# اسلام اور دہشت گردی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم اَمَّابعدُ
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
لَاتَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّابِالْحَقِّ
وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکبر الکبائر
الاشراک باللہ ، وقتل النفسِ وعقوق الوالدین
وقول الزُّوْر۔

؎ رُلاتی ہے تیری حالت اے مسلماں مجھ کو
کہ عبرت خیز ہے تیرا فسانہ سب فسانوں میں

**برادرانِ ملّت اور حاضرینِ مجلس!** آج آپ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں سنتے ہیں کہ فلاں جگہ

دہشت گردی ہو رہی ہے، فلاں جگہ دہشت گردی پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے، آج دہشت گردوں نے اتنے لوگوں کو موت کی گھاٹ اُتار دیا، اتنے لوگوں کی جانیں ضائع ہوگئیں، اتنے املاک برباد ہو گئے۔ اور ان سارے جرائم کا مجرم اسلام اور اسلام کے نام لیواؤں کو قرار دیا جارہا ہے۔ میں اس مختصر وقت میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دہشت گرد کون ہیں۔ پوری دنیا میں دہشت گردی پھیلانے والے کون ہیں۔ دنیا کے امن و امان اور چین و سکون کو چھیننے والے کون ہیں۔ روئے زمین کے باشندوں کی نیند کس نے حرام کی ہے۔؟ کیا اس کے ملزم واقعتًا اسلام اور اسلام کے نام لیوا ہیں۔ یاد رہے یہ وہ کسی کی سوچی سمجھی سازش نہیں ہے۔؟

**دوستو اور اسلام کے پروانو۔** اسلامی تاریخ کے مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ اسلام نے ہمیشہ :-

امن و شانتی کی دعوت دی ہے۔
صلح و آشتی کی دعوت دی ہے۔
آپسی محبت و الفت کی دعوت دی ہے۔
اخوت و بھائی چارگی کی دعوت دی ہے

میل ملاپ اور خیر سگالی کی دعوت دی ہے۔
نصیحت و خیر خواہی کی دعوت دی ہے۔
ظلم و زیادتی سے روکا ہے۔
فتنہ و فساد سے روکا ہے۔
حق تلفی اور حق مارنے سے روکا ہے۔
خواہ مخواہ کے نزاعات سے روکا ہے۔

اِسلام کے عدل و انصاف اور دعوت امن و شانتی کا اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے قبل اسلام کے حالات سے واقف ہوں کہ اسلام سے پہلے دُنیا کیسے کیسے حالات سے گذری ہے

دوستو! چھٹی صدی عیسوی میں دنیا بڑی اضطرابی اور بے قراری کی حالت میں اپنے لمحات گزارا کر رہی تھی۔ ہرطرف فتنہ و فساد پھیلا ہوا تھا۔ دوسروں پر ظلم و زیادتی کرنے کو اپنی بڑائی کی دلیل سمجھی جاتی تھی، دوسروں کے حقوق کو دبانا ایک قابل فخر کارنامہ سمجھا جاتا تھا ایک بادشاہ کا دوسرے بادشاہ کے ملک میں داخل ہوکر خون خرابہ کرنا ایک قابل قدر کارنامہ سمجھا جاتا تھا، غریب و نادار اور معذور لوگونکو معاف تک نہیں کیا تھا شیر خوار بچے کو دیوار پر زور سے مارا جاتا جس سے بچے کا بھیجا نکل کر باہر آجاتا۔

قیصر و کسریٰ کی تاریخ کسے معلوم نہیں۔

Scanned by CamScanner

روم و ایران کی ویرانی کسے یاد نہیں
بخت نصر کے قتل عام سے کون واقف نہیں۔
جنگ کلاب کی بے دردی سے کون آشنا نہیں۔

الغرض پوری دنیا میں فساد ہی فساد پھیلا ہوا تھا چاہے روم ہو یا ایران پاکستان ہو یا ہندوستان یورپ ہو یا ایشیا، روئے زمین کا کوئی خطہ ایسا نہیں تھا جہاں لوگ امن و شانتی کی زندگی بسر کر رہے ہوں۔ اسی حالت کو بیان کرتے ہوئے قرآن کریم نے کہا ہے،

" ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ۔"

ایسے خطرناک اور تاریک ترین حالات میں اسلام کا ظہور ہوتا ہے اور اس مضطر و پریشان دنیا کو
حقوق انسانی کا پیغام سُناتا ہے۔
امن و شانتی کا پیغام سُناتا ہے۔
صلح و آشتی کا پیغام سُناتا ہے۔

اسلام کہتا ہے صلح جنگ سے بہتر ہے۔ چاہے جھک کر ہو۔ صلح حدیبیہ کی تاریخ کسے یاد نہیں مسلمانوں کو کس طرح اثنائے سفر راستہ میں روکا گیا۔ قرآن کریم کہتا ہے ناجائز کسی

کو قتل کرنا جائز نہیں، کسی کے املاک کو ہلاک کرنا جائز نہیں کسی پر ظلم و زیادتی کرنا فساد اور دہشت گردی ہے اور اللہ تعالےٰ فساد اور دہشت گردی پسند نہیں کرتا۔ قرآن کریم کی ایک آیت امن کی دعوت دیتی ہے اور دہشت گردی سے روکتی ہے۔ لیکن آج میڈیا کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنے کی کوشش کی گئی، اسے دنیا والوں کے سامنے بدنام کیا گیا۔ جو امن و شانتی کا داعی تھا اسے دنیا کے سامنے مجرم بنا کر پیش کیا گیا، لوگوں کو اس سے نفرت دلائی گئی۔

ے خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اسلام کو بدنام کرنے والو! اگر اسلام ایک دہشت گرد مذہب ہے:

تو نبیؐ کے زمانے میں دہشت گردی کیوں نہیں؟
ابوبکرؓ کے زمانے میں دہشت گردی کیوں نہیں؟
عمر فاروق رضؓ کے زمانے میں دہشت گردی کیوں نہیں؟
عثمان غنی رضؓ کے زمانے میں دہشت گردی کیوں نہیں؟
علی حیدر رضؓ کے زمانے میں دہشت گردی کیوں نہیں؟

Scanned by CamScanner

خلافت بنی اُمیہ کے زمانے میں دہشت گردی کیوں نہیں؟
مغلیہ سلطنت کے زمانے میں دہشت گردی کیوں نہیں ؟

جب ان کے پاس اس وقت قوت تھی، طاقت تھی وہ دنیا کو تہہ و بالا کر سکتے تھے لیکن آج جبکہ وہ کمزور ہو چکے ہیں۔ ان کی حکومتیں ختم ہو چکی ہیں وہ محکومی اور مفلوک الحال زندگی بسر کر رہے ہیں ان پر دہشت گردی کا الزام کیوں لگایا جا رہا ہے کیا اس کے پیچھے کوئی سوچی سمجھی سازش اور طے شدہ پلاننگ نہیں ہے۔ روئے زمین کے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی، مسلمان عورتوں کی عفت اور عصمت کو پامال کیا گیا، اُن کی آبرو ریزی کی گئی، اُن کے دامنِ حیا کو تار تار کیا گیا اور کیا جا رہا ہے لیکن کہیں سے اس کی بندش اور روک تھام کی آواز نہیں اُٹھ رہی ہے۔ میڈیا میں کبھی یہ نہیں کہا جاتا کہ ان پر ظلم و زیادتی ہو رہی ہے، ان کے حقوق پامال کئے جا رہے ہیں۔ یہودی اور عیسائی کے لعابِ دہن کی قیمت ہے، مسلمانوں کے خون کی کوئی قیمت نہیں اور اس پر ظلم بالائے ظلم یہ ہے کہ میڈیا میں اُسے مجرم و خطا کار بنا کر پیش کیا جاتا ہے لہٰذا پہلے یہ طے کرو کہ دہشت گردی کسے

Scanned by CamScanner

کہتے ہیں. کیا جان ومال کی حفاظت کرنے کا نام دہشت گردی ہے۔ عزت وآبرو کی حفاظت کانام دہشت گردی ہے۔ اپنے وطن سے محبت رکھنے کا نام دہشت گردی ہے۔ اپنے وطن پر قربان ہونے کانام دہشت گردی ہے جائز حقوق کے مطالبہ کرنے کا نام دہشت گردی ہے۔ ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھانے کا نام دہشت گردی ہے۔ دنیا میں عدل وانصاف قائم کرنے کا نام دہشت گردی ہے ہم اگر تم اسی کو دہشت گردی کہتے ہو تو ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہم دہشت گرد ہیں ——— لیکن دہشت گردی اسے نہیں کہا جاتا بلکہ کسی کی حریت وآواز کے سلب کرنے کا نام دہشت گردی ہے کسی کے انسانی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کا نام دہشت گردی ہے۔

او اسلام پر دہشت گردی کے بہتان لگانے والو اب بتاؤ کہ:

بوسنیا میں دہشت گردی کس نے پھیلائی۔؟
بلقان میں دہشت گردی کس نے پھیلائی۔؟
سوڈان میں دہشت گردی کس نے پھیلائی۔؟

ابھی حال ہی میں افغانستان میں دہشت گردی کس نے پھیلائی، گجرات میں دہشت گردی کس نے پھیلائی، فلسطین میں دہشت

گردی کس نے پھیلائی، کشمیر میں دہشت گردی کس نے پھیلائی۔ سرزمین فلسطین کا چپّہ چپّہ گوشہ گوشہ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہو چکا ہے، لاکھوں عورتوں کی عفّت و عصمت پامال ہو چکی ہے، کروڑوں بچے یتیم ہو چکے ہیں، ہزاروں مائیں بیوہ ہو چکی ہیں، کتنے گھر ویران ہو چکے ہیں ـــــ مسلمانو! میں ان درندے یہودیوں سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اے نام نہاد امن قائم کرنے والو اگر تم واقعتاً امن قائم کرنا چاہتے ہو تو خود دہشت گردی کرنا چھوڑ دو، دوسروں کی ذلت و آبرو ریزی کرنا چھوڑ دو۔ دُنیا میں امن قائم ہو جائے گا، دُنیا سے دہشت گردی ختم ہو جائے گی۔ لوگ امن و سکون کی زندگی بسر کریں گے۔ یہی دہشت گردی کے خاتمہ کا اصل علاج ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو دہشت گردی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ

# حقوقِ والدین

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام
علیٰ من لانبی بعدہٗ اما بعد
فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا
حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا
(الآیۃ)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کا حکم کیا اس کی ماں نے زمانہ حمل میں تکلیف و مشقت کے ساتھ حمل کا بوجھ اُٹھایا اور ولادت کے وقت میں جانکنی کی تکلیف کے ساتھ جنا ہے۔

Scanned by CamScanner

## محترم سامعین اور میرے دینی بھائیو اور دوستو!

قرآن مقدس میں اللہ رب العزت نے کئی جگہ اپنی عبادت اور اپنے حق کے ساتھ والدین کے حق کا بھی ذکر فرمایا اور جہاں مالک ارض وسما وخالق کائنات نے اپنی عبادت کی تاکید فرمائی ہے وہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ کہیں فرمایا وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا۔ ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی ہے۔ اور کہیں فرمایا وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا۔ ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ ہمدردی کی تاکید کی ہے۔ الغرض والدین کا حق اولاد کے اوپر اللہ کے بعد دوسرے نمبر پر ہے اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ موجد حقیقی ہے اور عالم اسباب میں والدین اپنے اولاد کے وجود کا سبب ظاہری ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ ماں باپ کے حقوق کی اہمیت کی تاکید فرمائی ہے کہ ہمیشہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو ان کی تعظیم ومحبت اور خدمت گزاری کو اپنی سعادت سمجھو۔

جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد

Scanned by CamScanner

فرمایا کہ ایک نوجوان صحابی بہت زیادہ عبادت گذار تھے۔ نماز روزہ صدقہ خیرات اور بھلائی کے کاموں میں سب سے آگے رہتے تھے لیکن گھر میں ان کی بیوی اور ماں کے درمیان اختلاف اور اَن بَن رہتی تھی۔ وہ بیوی کی بات میں آکر ماں کے اوپر بیوی کی بات کو ترجیح دیتے تھے جس کے نتیجے میں ماں ان سے بہت زیادہ خفا رہتی تھی۔ اتفاق سے اس نوجوان کی موت کا وقت آیا۔ ان سے کلمہ نہیں پڑھا جاتا تھا تو ان کی بیوی نے حضورؐ کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ میرے شوہر نزع کی حالت میں ہیں چاہتی ہوں کہ آپکو بتلا دوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس تشریف لائے اور حضورؐ نے کہا کہ کلمہ پڑھو تو انھوں نے کہا کہ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے کہ کلمہ پڑھوں۔ تو حضورؐ نے معلوم کیا کہ ان کی والدہ زندہ ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! تو حضورؐ نے والدہ کو بلوایا اور ان سے کہا کہ اپنے بیٹے کو معاف کر دو تو والدہ نے جواباً کہا کہ انھوں نے بہت ہی دل دکھایا ہے۔ انہیں معاف نہیں کروں گی۔ تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دیا اور اس میں آگ لگا دی گئی۔ پھر ماں سے پوچھا کہ کہیے اگر ہم تمہارے اس بیٹے کو آگ میں ڈال دیں تو تم اپنے بیٹے کو بچانے

Scanned by CamScanner

کی سفارش کروگی ؟ ماں نے کہا ہاں ! توحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ اس سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ جب تمہیں اس آگ میں جلنا گوارہ نہیں، تو اس سے کہیں زیادہ سخت ترین آگ میں جلنا کیسے گوارہ ہے۔ لہذا تم اپنے بیٹے کو یا تو معاف کردو، ورنہ ہم ان کو تمہارے سامنے اس آگ میں جلادیتے ہیں۔ اس پرماں نے کہا یارسول اللہ آپ گواہ رہیئے میں نے اپنے بیٹے کو معاف کردیا اور اس سے راضی ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے بیٹے سے کہا کلمہ پڑھو تو انھوں نے کلمہ پڑھا۔

محترم سامعین ! آپ نے دیکھا ماں باپ کی ناراضی اولاد کے لئے کتنی خطرناک ہے کہ اولاد اپنی جگہ خواہ کتنا عبادت گذار اور نیک صالح کیوں نہ ہو مگر ماں باپ کی ناراضی سے کلمہ تک نصیب نہیں ہوتا۔ لیکن آج کا نوجوان جب اس کو جوانی آتی ہے تو اس نے والدین کو کیا صلہ دیا۔؟ یہی نا کہ بیوی کے کہنے سے انکی بے عزتی کی ان کو گھر سے الگ کردیا۔ ان پر جیون تنگ کردیا، ان کا دل دکھانے کے لئے بیوی کی زبان درازیوں کو تحفظ دیا۔ دوکان اور دفتر سے آکر خود والدین پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ ارے والدین کو اپنے کندھوں کا بوجھ سمجھنے والو! ۔ اور خوبصورت

کوٹھی کے لئے اُن کو عیب سمجھنے والو، ذرا اس حدیث پہ غور کرو، کہ جنھوں نے اپنے والدین کی نافرمانی کی، دنیا ہی میں اللہ نے کیسی سزا دی۔ اس لئے عزم کرو کہ اِنْ شَاءَ اللہ والدین کی خدمت ہر حال میں کرنی ہے۔

اللہ آپ کو اور مجھے والدین کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

# مسلمان

## کی

# تباہی کا ایک راز

الحمد للّٰہ علیٰ ما انعم وصلی اللّٰہ
علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ
وازواجہ واتباعہ۔ اَمَّا بَعْدُ۔
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
" وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ "

ـــہ
اگر مسلماں خواب غفلت سے بیدار ہو جائے
قسم خدا کی قوم کا سردار ہو جائے

## بزرگانِ محترم وعزیزانِ ملّت

آج مسلمان ہر جگہ اپنی تباہی کا رونا رو رہے ہیں اور ہر جگہ ذلیل وخوار نظر آرہے ہیں۔ ہماری تباہی کا راز کیا ہے ؟

ہماری تباہی کے بہت سارے راز ہیں۔ مگر ایک راز یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں آج جو چیزیں پھل پھول رہی ہیں وہ ہے گانا سُننا۔ مسلمانوں میں آج اس کا مرض بڑھتا ہی جارہا ہے۔ آج کوئی گھر کوئی دوکان خالی نہیں ہے جس میں گانا سُننا نہ پایا جاتا ہو۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم سنارہے ہیں کہ مجھے میرے رب نے آلاتِ غنا کو مِٹانے اور توڑنے پھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْغِنَاءِ۔

آج ہماری تباہی کا بڑا راز اِسی میں مضمر ہے کہ آج غیر جانتے ہیں کہ مسلمانوں کو اسلام سے خارج تو نہیں کر سکتے مگر ان کو اِس طرح کر دیا جائے کہ وہ اسلام پر چلنے والا نہ رہے۔ اس لئے وہ آلات لہو ولعب کو خاص کر مسلمانوں میں زیادہ تر پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ عیش وعشرت میں پڑ کر اسلام کی طرف راجع نہ ہو۔ اسلام نے گانا بجانا اور سُننا سب حرام قرار دیا ہے

مسلمانوںکے لئے اس میں تباہی ہے۔ مگر مسلمان آج غیر کی تہذیب کے پیچھے چلا جا رہا ہے اور اپنے کو ہلاکت کی طرف ڈال رہا ہے۔ قرآن کہتا ہے:۔ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ

## اِسْلام کے پَروانو!

پہلے صرف ریڈیو تھا لوگ اس سے گانا سُنا کرتے تھے۔ آج اس سے بڑھ کر ٹی وی، وی سی آر آگیا ہے جو معاشرہ کی تباہی میں بڑا اثر رکھتا ہے۔ ہر گھر ٹی وی سے بھرا ہوا ہے۔ خدا نے تھوڑا سا مال دیا تو سب سے پہلے اپنے گھر میں ٹی وی کو بسائے گا۔ خدا نے اگر تجھے مال دیا ہے اور ضرورت سے زائد ہے تو خدا کی راہ میں خرچ کرو، غرباء کی امداد کرو، اپنی ضرورت کی اشیاء خریدو اور اپنا معاشرہ اور اپنا گھر آباد کرو۔ اس ٹی وی کو خرید کر اپنے گھر اور اپنے معاشرہ کو کیوں تباہ کر رہے ہو۔ گھر میں ٹی وی چل رہا ہے اور گھر کا ہر فرد ایک ساتھ اس کی عریاں تصویر کو دیکھتا ہے۔ یہ ٹی وی بہت سی خرابیوں کی جڑ ہے۔ زنا کا اس سے رواج ہوتا ہے۔ اولاد والدین کی نافرمان ہو جاتی ہیں۔ گھر میں برکت نہیں رہتی اور مصائب کا نزول ہوتا ہے۔ برائیاں بے حیائیاں فحش کاریاں ساری چیزیں اس سے پروان

چڑھتی ہیں۔

آج لوگ شکایت کرتے ہیں کہ اولاد کہنا نہیں مانتی!۔ تم نے خود پرورش ہی اس کی ایسے انداز میں کی ہے پھر شکایت کیا فائدہ رکھتی ہے اسے پہلے ہی سے اسلام کی طرف پھیرو اور دین کی باتیں بتاؤ تو وہ کیوں تمہاری نافرمانی کریں۔ انسان جیسا بوتا ہے ویسا پاتا ہے۔

لہٰذا اولاد کو دینی تعلیم دو اور صوم وصلوٰۃ کا پابند بناؤ پھر دیکھو وہ کیسے نہیں فرمانبرداری کرتی ہے ۔ اور معاشرہ کی برائیوں کو انگیز کرلینا یہ قومی گناہ ہے اس لئے پوری قوم کو اس کی سزا بھگتنی پڑرہی ہے۔

فطرت افراد سے اغماض تو کرلیتی ہے
کبھی کرتی نہیں قوموں کے گناہوں کو معاف

**ملّت کے پاسبانو!** ٹی وی یہ اصل میں ٹی بی ہے جسطرح ٹی بی ایسا مرض ہے کہ آہستہ آہستہ انسان کو ہلاک کردیتا ہے اسی طرح ٹی وی ہے اس کے ذریعہ انسان ساری برائیاں کرکے اپنے کو ہلاک کردیتا ہے۔ (مُحی السنتہ)

حضرت شاہ ابرارالحق صاحب ہردوئی مدظلہ العالیٰ فرماتے ہیں کہ

Scanned by CamScanner

ٹی وی یہ سانپوں کا پٹارہ ہے۔ اس کا ڈسنے والا کبھی نہیں بچ سکتا۔ وہ ہلاک ہو کر ہی رہتا ہے۔ اسی طرح مسلمان آج حلال کمائی کر رہا ہے اور گانا سُن رہا ہے، ٹی وی بھی دیکھ رہا ہے۔ حلال تجارت کرتے ہوئے حرام کرتا جا رہا ہے۔

لہٰذا مسلمانوں جاگو اور نماز قائم کرو اور احکاماتِ خداوندی پر عمل کرو اور اخلاقِ حسنہ کو اپناؤ۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اصلاح معاشرہ اور اعمال صالحہ کی فکر نصیب فرمائیں۔

یہ شہادت گہہِ اُلفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مُسلماں ہونا

وَمَا علینا الا البلاغ

# نیک کام میں

# دیر نہ کیجئے!

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

**معزز حاضرین مجلس و رفقاء اسلام** میں نے خطبہ میں قرآن مجید کی

Scanned by CamScanner

ایک آیت کریمہ تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے :۔ اور دوڑو تم اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمانوں اور زمین کی ۔ وہ تیار کی گئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کیلئے ۔

میرے عزیزو ! اس آیت کے اندر مبادرۃ الی الخیر کا حکم دیا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنی حقیقت پر غور کریگا اللہ جل جلالہ کی عظیم الشان قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ پر نظر ڈالے گا اس کی شان ربوبیت پر غور کرے گا تو اس تفکر کے نتیجہ میں اللہ کی عبادت کی طرف دل مائل ہوگا اور خود بخود دل میں یہ داعیہ پیدا ہوگا کہ جس مالک حقیقی نے یہ ساری کائنات بنائی ہے اور جس مالک نے مجھ پر نعمتیں برسائی ہیں اور جس مالک نے مجھے رحمتوں کی بارش میں رکھا ہے اس مالک کا بھی مجھ پر کوئی حق ہوگا ۔

جب یہ جذبہ اور میلان دل میں پیدا ہو تو اس وقت کیا کرنا چاہیئے ۔ ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب اللہ کی عبادت کا داعیہ پیدا ہو اور کسی نیک کام کے کرنے کا حوصلہ سامنے آئے تو اس وقت ایک مومن کا کام یہ ہے کہ اس کو جلد از جلد کر لینا چاہیئے ، اس کام میں دیر نہ لگائیں ۔ یہی معنی مبادرۃ کے ہیں ۔ یعنی کسی کام کو جلدی

سے کرلینا ٹال مٹول نہ کرنا، آئندہ کل پر نہ ٹالنا۔

اس آیت کے اندر تمام انسانوں کو خطاب کر کے اللہ تعالےٰ نے نیک کام میں جلدی کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ دل میں داعیۂ نیک کام کا پیدا ہو کہ فوراً اسے کرلیا جائے۔ قرآن میں ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ یعنی بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ریس اور دوڑ لگاؤ دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ جب شوق پیدا ہو تو نیک کام کو ٹالو نہیں اُسی وقت فوری طور پر کرلو۔

**محترم دوستو!** صحابہ کرام رض کا حال یہ تھا کہ وہ ہر کام میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے کہ مبادا شیطان اس کام میں کہیں وسوسہ ڈال کر رُکاوٹ پیدا نہ کردے۔ اور شیطان کا حربہ ہر ایک کے ساتھ الگ الگ ہوتا ہے۔ کافر کے ساتھ اس کا معاملہ الگ ہوتا ہے اور مومن کے ساتھ الگ۔ مومن کے دل میں یہ بات نہیں ڈالے گا کہ اسس نیک کام کو مت کرو یہ بُرا کام ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہیکہ یہ صاحب ایمان ہے اس لئے نیکی کے کام کو بُرا نہیں سمجھائیگا اس لئے مومن کے ساتھ یہ حربہ ہوتا ہے کہ نفل نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، صدقہ خیرات

وغیرہ کرنا یہ سب نیک کام ہیں اس کو کرنا چاہیئے، لیکن انشاءاللہ کل سے شروع کریں گے۔ اب جب کل آئے گی تو ہو سکتا ہے کہ اس داعیہ کو ہی انسان بھول جائے پھر جب کل آئے تو یہ کہے گا کہ چلو کل سے شروع کر دیں گے تو وہ کل زندگی بھر میں کبھی نہیں آئے گی یا کسی اللہ والے کی بات دل میں گھر کر گئی اور اثر کر گئی کہ یہ بات صحیح ہے زندگی میں تبدیلی لانی چاہیئے، گناہوں کو چھوڑنا چاہیئے اعمال صالحہ کرنے چاہئیں لیکن انشاءاللہ اس پر جلد از جلد عمل کرنا چاہیئے اس کو ٹالنا نہیں چاہیئے ورنہ اس پر کبھی عمل نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ کل پر مت ٹالو۔ جو داعیہ اس وقت پیدا ہو، اُس پر اُسی وقت عمل کرو کیا معلوم کہ کل تک یہ داعیہ رہے یا نہ رہے، یا تم ہی زندہ رہو یا نہ رہو۔ اس عمر عزیز سے فائدہ اٹھا لو اور نیک کام کر کے فائدہ حاصل کر لو یہ داعیہ اللہ جل جلالہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اس کی قدر کرو۔ مثلاً نفل نماز کا داعیہ پیدا ہوا فوراً پڑھ لو اگر سوچا کہ یہ فرض واجب تو ہے نہیں، نہ پڑھیں گے تو گناہ بھی نہ ہو گا، چلو چھوڑو۔ تو تم نے اس نعمت کی ناقدری کی جو اللہ نے تمہارے لئے فراہم کی تھی۔ اگر اس وقت عمل نہ کیا تو پیچھے رہ جائیں گے، اور پھر معلوم نہیں کہ یہ نعمت

Scanned by CamScanner

ملے یا نہ ملے۔

**مُحترم سامعین!** مفتی محمد شفیع صاحبؒ (پاکستانی) فرماتے ہیں جو کام فرصت کے انتظار میں ٹال دیا وہ ٹل گیا پھر نہیں ہوگا۔ کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو کاموں میں تیسرے کام کو گھسادو۔ وہ دو کام جو تم کررہے ہو، اور تیسرے کام کا اور جو خیال آیا تو تیسرے کو بھی زبردستی درمیان میں گھُسا دو وہ بھی ہوجائے گا۔ اگر فرصت کا انتظار کروگے تو پھر وہ نہیں ہوگا۔ اور شیطان اسی طرح عموماً دھوکہ میں رکھتا ہے۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر جو بڑا صبر آزما غزوہ تھا۔ سخت گرمی کھجوریں پکنے کا زمانہ، سواریاں میسر نہیں، پیسے نہیں تب حکم ہوا کہ تبوک چلو اور اس کے لئے چندہ دو۔ جسکو جتنا میسر ہوا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے آدھا سامان لے کر آئے اور دل میں سوچا کہ آج حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ گھر میں کیا چھوڑ کر آئے؟۔ عرض کیا کہ آدھا سامان چھوڑ کر آیا آدھا لے کر آیا۔ اتنے میں ابو بکر رضؓ آئے اور سامان پیش کیا۔ حضورؐ نے پوچھا کہ گھر میں کیا چھوڑ کر آئے؟ تو عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کا نام چھوڑ کر آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں

کبھی ابوبکر رضؓ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر رضؓ سے کہا کہ آپ میری زندگی کی ساری نیکیاں لے لوئے۔ اور آپ مجھے اس کے بدلے میں وہ رات دیدو جو حضورؐ کے ساتھ ہجرت کے موقع پر غارِ ثور میں گزاری تھی یعنی سارے اعمال اس ایک رات سے جو آپ کے ساتھ گزاری بدل نہیں بن سکتے۔

دوستو: صحابہ دنیا کے کام میں کسی سے سبقت کرنے لگے تو یہ بات کہیں نظر نہیں آتی۔ اور آج ہم صبح سے لیکر شام تک مال کے لئے، دنیا کے لئے دوڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھنے کی فکر میں ہیں۔ نبی کریمؐ نے ایک عجیب ارشاد فرمایا جو ہمارے لئے نسخۂ اکسیر ہے۔ فرمایا کہ دنیا کے معاملے میں ہمیشہ اپنے پیچھے والوں کو دیکھو اور اپنے سے کمتر حیثیت والوں کے ساتھ رہو اور دین کے معاملے میں ہمیشہ اپنے سے اونچے آدمی کو دیکھو اور ان کی صحبت اختیار کرو تاکہ خدا کی نعمتوں کی قدر ہو قناعت اور شکر پیدا ہو اور دین کے معاملہ میں اپنی کمی کا احساس ہو اور آگے بڑھنے کی فکر پیدا ہو۔

خلاصہ یہ ہیکہ کسی نیک عمل کو نہ ٹالو فوراً عمل کرلو وقت ضائع نہ کرو دنیا کے پیچھے نہ پڑو، اعمال صالحہ کرتے رہو۔

اللہ ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

# فتنہ قادیانیت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد
قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔ اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن
رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ؕ

جب ظلم گذرتا ہے حد سے قدرت کو جلال آجاتا ہے
فرعون کا سر جب اٹھتا ہے موسیٰ کوئی پیدا ہوتا ہے

محترم حاضرین کرام ابھی میں نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی اس میں بہت ہی اہم بات کا تذکرہ کیا گیا ہے

اللہ نے اس میں ایک ایسا اصول بیان فرمایا ہے جس کا انکار کرنے سے انسان کافر ہو جائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اللہ نے بنایا۔ آپؐ پر نبوت ختم کر دی گئی اب دنیا میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اس آیت کا انکار کیا اور مخالفت کی تو ایک فرقہ وجود میں آگیا وہ ہے "فرقۂ قادیانیت" ــــ قادیان کا رہنے والا ایک شخص، انگریزوں کا چیلا، اس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں بھی نبی ہوں۔ اُس کا دعویٰ عجیب تھا۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور پورے قرآن کی کل ۶۶۶۶ آیات ہیں ان پر ایمان لانا فرض ہے ــــ ایک آیت کا نہ ماننا بھی کفر ہے۔ اب اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ــــ اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔

لہٰذا مرزا غلام احمد کو نبی جاننا کفر ہے۔ اس لعین نے جنگ آزادی کے وقت مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لئے انگریزوں کا چیلا بن کر یہ دعویٰ کیا۔ علماء کرام نے مخالفت کی۔ لیکن وہ لعین باز نہ آیا۔

ایک اصول سمجھ لو کہ جس چیز سے ابتدا ہوتی ہے اسی پر انتہا بھی ہوتی ہے۔ جس سوئچ سے یہ پنکھا چلے گا اسی سوئچ سے بند بھی ہوگا

اس کے علاوہ سوچ سے بند کرو گے تو مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ بے دینی کی ہوا اتنی عام ہے کہ دین کی طرف اُمّت کا آنا مشکل نظر آرہا ہے۔

ابتدا ہوتی ہے تو انتہا بھی اسی پر ہوگی۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نبی اولین بھی ہیں اور نبی آخرین بھی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی جب تخلیق ہوئی تو دیکھا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے۔

" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ "

پوچھا اللہ سے کہ یہ کیا ہے ؟

فرمایا اللہ نے کہ یہ آپ ہی کی ذرّیت سے ہیں۔ یہ آخری نبی ہیں اور انہیں ابھی ہی سے نبوت دیدی گئی ہے مگر ظہور بعد میں ہوگا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے جب لغزش ہوگئی تو توبہ اور معافی حاصل کرنے کے لئے بہت گریہ وزاری کی۔ مُفسّرین نے لکھا ہے کہ وہ عرش والی بات یاد آگئی اور انکی معرفت سے مانگا تو توبہ قبول ہوگئی۔

بہرحال ساری دنیا میں قانون ہے کہ جس چیز کی ابتداء ہے

انتہا بھی ہے۔ نبوت کی ابتدا حضورؐ سے ہوئی ہے تو انتہا بھی انہیں پر ہوگی۔ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے اور روپیوں کا لالچ دے کر اس کا اقرار کرائے تو کہدو کہ سب کچھ ہم کہہ سکتے ہیں بیچ سکتے ہیں لیکن ایمان کا سودا نہیں کر سکتے۔

لہٰذا، آج کل جہاں جہاں قادیانیت پھیل رہی ہے غریب طبقہ کے مسلمانوں کو روپیوں کا لالچ دلا کر وہ ایمان کا سودا کرواتے ہیں۔

ہندوستان کے علماء کو چاہیئے کہ اس کی سرکوبی کے لئے تیار ہوجائیں اور مقابلہ کریں اور اس کو ہست سے نیست کر دیں۔ ہندوستان میں جتنے فتنے رونما ہوئے، آزادی کے بعد مسلمانوں نے انہیں برداشت کیا۔ کُل ۲۱۵۰ بلکہ اس سے بھی زائد فتنے رونما ہوئے ہیں لیکن مسلمانوں نے صبر سے کام لیا اور سب کے لئے تیار رہے ہیں۔

بی بی سی لندن نے ۲۰۰۰ء میں نشر کیا تھا کہ مسلمان ایک آواز پر تین لاکھ جمع ہوگئے تو آج بھی کمربستہ رہنا چاہیئے اور ان فتنوں کے قلع قمع کے لئے قدم اُٹھانے چاہئیں کہ اب نبی آنے والا نہیں۔ دین کی اشاعت مسلمانوں

Scanned by CamScanner

کے ذِمّے ہے۔ پہلی اُمتوں میں دین کا کام صرف نبی کرتا تھا ـــــــ آج اس امت میں یہ علماء کا کام ہے۔ اس لئے ہمیں تیّار رہنا چاہیئے۔

اللہ عمل کی توفیق نصیب فرمائیں اور اس کام کے لئے ہمیں قبول فرمائیں۔ ـــــــ

وما علینا الا البلاغ

# وقت کی قدر و قیمت

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ و والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ وعلیٰ من اتبع ھداہ۔ اَمَّا بَعْدُ فقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتنم خمس قبل خمس۔ حیاتک قبل موتک۔ وصحتک قبل سُقمک

وفراغک قبل شغلک وشبابک
قبل ھرمک۔ وغناک قبل فقرک

## برادران اسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو۔ زندگی کو مرنے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، مالداری کو فقیری سے پہلے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے امتِ مسلمہ کو پہلے ہی فرمادیا تھا کہ صحت اور فراغت دو ایسی عظیم نعمتیں ہیں جن کے سلسلے میں لوگ خسارے میں رہتے ہیں ــــــ وقت بڑی قیمتی دولت ہے اس سے جو فائدہ اٹھاسکتے ہو اٹھالو۔ آج فراغت ہے کل اپنے ساتھ بے شمار مشغولیتیں ہوں گی۔ آج صحت ہے کل نہ معلوم کس بیماری کا شکار ہوجاؤ۔ آج زندہ کل منوں مٹی کے نیچے مدفون ہونگے۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے کرلو، جو فائدہ اٹھانا ہے اٹھالو۔ وقت دودھاری تلوار ہے اگر تم نے اسے نہ کاٹا تو وہ تمہیں کاٹ ڈالے گی۔ عقلمندی کا تقاضا ہے کہ وقت کی قدر

کرو، انسان دنیوی دھندوں میں پھنس کر آخرت کو بھول جاتا ہے۔

**دوستو!** انسان دنیوی چکّر کے حصول کے لئے کولھو کے بیل کے مثل ہو جاتا ہے۔ خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے انسان کا اپنے آپ کو پہچاننا اور وقت کی قدر کرنا چاہیئے۔ انسان کو مختصر سی مدّت کی مہلت دی گئی ہے اس میں وہ جو کچھ بوئے گا آگے وہ اُسی کی فصل کاٹے گا۔ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے اور چار دن کی اس عمرِ مستعار پر اگلی دائمی زندگی کا حال موقوف ہے۔ اس زندگی کے عمل سے وہ زندگی بنے گی۔ کسی نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

"یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے"

غفلت کے اس گرداب سے نکلنے اور اصلی تعمیری مقصد میں حیاتِ مستعار صرف کرنے کی طرف قرآن نے جا بجا انسان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً
لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا

پ ۱۹

قرآن میں زمانہ اور دن رات کی قسموں کے ساتھ مختلف

اوقات کی قسمیں ملتی ہیں۔ کہیں صبح کی کہیں ضحیٰ کی اور کہیں وقت عصر کی قسم کھائی گئی ہے۔ ان قسموں کا ایک بڑا مقصد پکار پکار کر انسان کو وقت اور عمر عزیز کی گزرتی لہروں سے نفع اٹھانے اور پل پل لمحہ لمحہ کو تول تول کر خرچ کرنے کی طرف توجہ دلانا ہے۔ علامہ سیوطی رح نے جمع الجوامع میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر روز صبح کو جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس وقت ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے کہ آج اگر کوئی بھلائی کر سکتا ہے تو کرلے آج کے بعد میں پھر کبھی واپس نہیں لوٹوں گا۔

**محترم سامعین!** حضرت صدیق اکبر رض یہ دعا کرتے تھے اے اللہ ہمیں شدت میں نہ چھوڑیئے اور ہمیں غفلت کی حالت میں نہ پکڑیئے اور ہم کو غفلت والوں میں سے نہ بنایئے۔ فرماتے تھے زمانے کی گردش اگرچہ ایک عجیب امر ہے لیکن انسان کی غفلت اس سے زیادہ عجیب ہے انسان کو اپنی عمر کے اس دن پر آنسو بہانا چاہیئے جو گذر جائے اور اس میں اس نے کوئی نیکی نہ کی ہو۔

حضرت عمر فاروق رض فرماتے تھے کہ میری طبیعت پر یہ بات

Scanned by CamScanner

بڑی گراں گزرتی ہے جب میں کسی کو بالکل فارغ دیکھوں کہ وہ نہ دین کے کام میں مشغول ہو اور نہ دنیا کے کام میں۔

حضرت علی رضؓ فرماتے تھے یہ ایّام تمہاری عمروں کے صحیفے ہیں۔ اچھے اعمال سے ان کو دوام بخشو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ فرمایا کرتے تھے، میں اس دن سے زیادہ کسی چیز پر نادم نہیں ہوتا جو میری عمر سے کم ہو جائے اور اس میں میرے عمل کا اضافہ نہ ہو سکے۔

ایک مشہور مثال ہے الوَقت اثمن من الذھب یعنی وقت سونے سے زیادہ قیمتی ہے ـــــ لیکن صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو موجوات کی قدر و قیمت محض قیاس و تصور ہی کے ذریعہ ہی سے کر سکتے ہیں۔ لیکن جو لوگ پاکیزہ خیالات و نظریات اور اچھے افکار کے حامل ہوتے ہیں ان کے یہاں تو یہ وقت بہت گراں ہے انکے یہاں وقت کا مقام بہت بلند اور ارفع ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ الوقت ھوالحیاۃ۔ یعنی وقت ہی زندگی ہے انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اس دنیا میں اس کی زندگی ہی کیا ہے۔ اس کی زندگی پیدائش اور موت کے

درمیان غیر یقینی اور بے اندازہ وقفہ ہی تو ہے۔ سونا تو آنے جانے والی چیز ہے وہ نکل جائے تو پھر بھی ہاتھ آسکتا ہے لیکن وقت نکل جائے تو وہ کیسے آسکتا ہے۔ وقت گزر جانے پر کف افسوس بے سود ہے مشہور مثل ہے: ”پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئی کھیت۔“

موت پر اتنا افسوس نہیں ہوتا جتنا وقت کے فوت ہونے پر۔ دوزخی یہی کہیں گے کہ خدایا ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیجدے۔

وقت کو رائیگاں کر دینے والے کہہ دیا کرتے ہیں:۔

؎ ذکرِ خدا و کارِ جہاں یادِ رفتگاں
دو دن کے اس قیام میں کیا کیا کرے کوئی

لیکن انھیں یاد رہے کہ وقت سے کام لینے والے اس تھوڑی سی زندگی میں عالم، فقیہ، بزرگانِ دین، موجد، فلسفی بنگئے اس کے برخلاف جتنے ننگے بھوکے پیاسے دنیا میں تم دیکھ رہے ہو یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے وقت رائیگاں کر دیا غیر مسلم وقت کے قدر دان ہیں۔ سر والٹر سکاٹ سے ایک شخص نے نصیحت چاہی۔اس نے کہا:۔۔۔۔۔۔”ہوشیار

رہو، اپنے دِل میں کوئی ایسی رغبت پیدا نہ ہونے دو جو جو تمہیں وقت رائیگاں کرنے والا بنا دے جو کرنا ہے اُسے فی الفور کرو۔ کام کے بعد آرام کی خواہش دل میں آنے دو۔

"فیثاغورث" سے پوچھا گیا کہ وقت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا اس دُنیا کی روح ہے۔

دوستو! کسی معمر شخص سے وفات کے وقت دریافت کیا گیا کہ دنیا کی زندگی کیسی لگی؟

کہنے لگا زندگی مجھے "دو" دروازوں کے درمیان کا معمولی سا وقفہ معلوم ہوئی۔ ایک سے ابھی داخل ہوا تھا کہ جھپک سے دوسرے سے نِکل بھی آیا۔

ے عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

جامعات و مدارس میں پڑھنے والے نوجوان جو قوم کے مستقبل اور سرمایہ ہیں ان کے اوقات کا ایک بڑا حصہ ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں فضول مجلسوں کی نذر ہو جاتا ہے محفل سجا کر گھنٹوں گپ بازی کا "لایعنی مشغلہ ان کی ایک

محبوب عادت بن گئی ہے۔ تعطیلات کا طویل زمانہ بغیر کسی نظام الاوقات اور مفید مشغلے کے یوں ہی گزرجاتا ہے۔ اور تعلیم کا زمانہ پورا کرکے جب نکلتے ہیں تو پھر زبان حال سے پکار پکار کر کہتے ہیں۔ ؎

اُٹھا میں مدرسہ وخانقاہ سے نمناک
نہ زندگی نہ معرفت نہ محبت نہ نگاہ

اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو عمر کے لمحوں کو غنیمت جاننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

# مدرسہ کی مختصر حقیقت

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
امّا بعدُ
قال النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
خیرکم من تعلّم القرآن وعلّمہ
او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

ہمیں دنیا سے کیا مطلب مدرسہ ہے وطن اپنا
مریں گے ہم کتابوں پر ورق ہوگا کفن اپنا

محترم سامعین کرام ۔ آج کی مجلس ہیں، میں آپ حضرات کے رُو برو مدرسہ کی مختصر حقیقت بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ امید ہے کہ بغور سماعت فرمائیں گے ۔

مدرسہ ایک بہت بڑی نعمت ہے ۔ آج کے دَور میں مدرسہ بہت ہی قیمتی چیز ہے ۔ اللہ نے آج یہ نعمت عطا کی ہے ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ علم دین کا اتنا سیکھنا فرض ہے جس سے نماز روزہ وغیرہ درست ہوسکے ۔ علم دین کی تعلیم اس مدرسہ میں ہوتی ہے یہ مدرسہ ماں کی گود کی طرح ہے ۔ جس طرح بچہ ماں کی گود میں پرورش پاتا ہے اسی طرح انسان یہاں بھی پرورش پاتا ہے اور مدرسہ انسان کو انسان بناتا ہے ۔ یہ مدرسہ چند افراد مل کر بناتے ہیں اور مدرسہ کئی افراد کو بناتا ہے ۔ ہم مدرسہ کی عمارت بناتے ہیں اور مدرسہ ہمارا قلب بناتا ہے ۔ اللہ سے ہمارا تعلق جوڑتے ہیں ۔ اور یہی نبی کا کام تھا کہ مخلوق کو خالق سے جوڑتے تھے ۔ یہ مدارس بھی ہمیں اللہ سے جوڑتے ہیں جس طرح نبی مخلوق کو خالق سے جوڑتے تھے اسی طرح مدرسے ہم کو اللہ سے جوڑتے ہیں لہٰذا ان مدرسوں کو نہ کوئی طاقت ہلا سکتی ہے اور نہ کوئی ان مدرسونکو توڑ سکتا ہے ۔

Scanned by CamScanner

محترم بزرگو ! یہی وجہ ہے کہ آج مدارس کا جال ہر اطراف واکناف میں پھیلا ہوا ہے۔ جبکہ حکومتیں رات دن ان اداروں کو مٹانے اور ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن ان اداروں کا نظام ایسی ذات عالی کے قبضہ میں ہے جس کو نہ کوئی بگاڑ سکا ہے اور نہ بگاڑ سکے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

اب اس کے متعلقین کے بارے میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنیں۔ حضرت انس رضؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اگر دنیا میں ان لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہو جن کو اللہ نے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے تو طلبۂ علم دین کو دیکھو۔ بخدا جو طالب علم صرف علم حاصل کرنے کی نیت سے کسی عالم کے دروازے پر جاتا ہے اس کو ہر حرف اور ہر قدم پر ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک شہر بنا دیا جاتا ہے، جہاں جہاں اس کے قدم پڑتے ہیں وہ زمین اس کے لئے استغفار کرتی ہے۔ صبح وشام فرشتے اس کی مغفرت کا اعلان اس طرح کرتے ہیں۔

"هؤلاء عتقاء الله من النار۔" یہ ہیں جن کو اللہ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

اس سے مراد وہی لوگ ہیں جو علم دین حاصل کرتے ہیں، مدرسے میں رہتے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے جب طلبۂ کرام کا اتنا بلند مقام ہے تو ان لوگوں کی کیا شان ہوگی جو طلبہ پر خرچ کرتے ہیں مدرسے میں امداد دیتے ہیں ان کے روپیوں اور پیسوں سے جو عمارتیں بنائی جاتی ہیں تو آخرت میں اللہ تعالےٰ ان کو کتنا بڑا اجر دے گا۔

**دوستو!** مدرسہ کیا ہے؟۔ مدرسہ میں قرآن ہے جو اللہ کی کتاب ہے، انقلابی کتاب ہے جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔ ہل چل مچادی۔ سب سے پہلے قرآن نے آکر یہ کیا کہ جو بندے خدا سے ٹوٹ چکے تھے انہیں خدا سے جوڑا اور فرمایا کہ تم تعلق کو توڑتے ہو لیکن خدا نہیں توڑتا۔ چنانچہ اگر خالق کا مخلوق سے تعلق نہ ہوتا تو قرآن نہ بھیجتا قرآن نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ دکھائی۔ زمانے کو خیر القرون بنا دیا اور قرآن قیامت تک آنے والوں کے لئے مشغل راہ بن گیا۔ قرآن کریم کا کتنا بڑا احسان ہے کہ حضورؐ کو محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہؐ بنا دیا اور خاتم النبیین بنا دیا۔

بہر حال ادارہ کا مدار طالب علم اور مدرس پر ہے۔ تعمیر سے اونچائی نہیں آتی۔ اس ادارہ کا رشتہ اصحاب صفہ سے چلا آرہا ہے جس کے معلم سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور جس کے طالب علم حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضرت فاروق اعظم رضؓ جیسے تھے۔ ہم یہ فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ " اولٰئک اباءی فجئنی بمثلھم" کیا کوئی یونیورسٹی سے فارغ ہونے والا اس طرح کا فخر کر سکتا ہے یہ وہی دینی ادارہ تھا جہاں جبرئیل خود طالب علم بن کر استغفار کے لئے آئے تھے اور کہتے تھے کہ ایمان اور احسان کیا چیز ہے؟ قیامت کب آئے گی؟ تو اس مرکز میں طالب علم بن کر جبرئیل بھی رہے۔ ایسا نہ کوئی پیش کر سکا اور نہ کر سکے گا۔

دوستو! مدرسہ کی قدر کرو تم نہ کرو گے تو خدا دوسروں کو پیدا کر دے گا۔ حضورؐ کے زمانے سے مدرسے چلے اور چل رہے ہیں۔ حضورؐ کی توجہ اور دعا ساتھ ہے۔ ادارہ نہیں مٹ سکتا جس کا تعلق ادارہ سے ہو وہ بھی نہیں مٹ سکتا۔ لہٰذا اس کی قدر کرو اور اس سے تعلق جوڑو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی اداروں کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

Scanned by CamScanner

# کھانے پینے کا مقصد

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ
والسلام علی سید المرسلین و
علی الہ واصحابہ اجمعین
اَمَّا بَعْدُ
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰھُمْ فِی

Scanned by CamScanner

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا

(پ ۱۵)

## واجب الاحترام قابل صدر و حاضرین مجلس

اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کرنے سے پہلے اس کی غذا کا انتظام فرمایا۔ حضرت آدم و حوا کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے اللہ تعالےٰ نے دنیا کو پیدا فرما کر اس میں اولادِ آدم کے کھانے پینے اور ہر چیز کی ضرورت جو اُن کی طبیعت کے مطابق و مناسب تھی انتظام کر کے رکھ دیا۔ دنیا کی ساری چیزیں اور سارے انتظامات انسان ہی کے لئے پیدا کئے ہیں۔ خدا کے ان انتظامات میں کسی قسم کا کوئی ذرہ برابر نقص اور کمی نہیں ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ (پ ۲۹، الملک)

Scanned by CamScanner

"تو خدا کی اس صنعت میں کوئی خلل نہیں دیکھے گا سو تو اب کے بار پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے۔ یعنی بلا تامل تو تو نے بہت بار دیکھا ہوگا، اب کی بار تامل سے نگاہ کر پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ، آخر کار نگاہ ذلیل اور درماندہ ہوکر تیری طرف لوٹ آئے گی۔"

**محترم بزرگو!** اسی طرح ایک اور مثال جو ہمارے مشاہدے میں ہے اللہ نے بچے کے پیدا ہونے سے قبل ہی اُس کی ماں کی چھاتی میں اس کے لئے مناسب غذا تیار کر کے رکھی ہے۔ اس کے علاوہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ معزز مہمانوں کو اپنے گھر بلانے سے قبل ہی اُن کے اکرام و عزت کے لئے کھانے پینے رہنے سہنے کے لئے ہر چیز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اشرف المخلوقات حضرت انسان بھی خدا تعالیٰ کا مہمان ہے۔ اس لئے اللہ نے بھی اس کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے ساری چیزوں کا انتظام کر رکھا تھا کہ مہمان کو کسی قسم کی مشقت اور تکلیف نہ اُٹھانی پڑے۔

اب غور کرنے کا مقام یہ ہے کہ جس مہمان کے لئے خدائے پاک نے ساری نعمتوں کو پیدا فرمایا۔ کیا خدا کا اس میں کوئی منشا ہے یا نہیں ؟

ذرا غور کرنے سے ہمارے سامنے اس کا جواب آئیگا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ساری چیزوں کو انسان کے فائدے کے لئے بنایا تاکہ انسان اس کو استعمال کرکے اپنے نفس کو باقی رکھے اور بقاء نفس کا مقصد خدا کی عبادت ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ

پارہ ۲۷

اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا کہ میری عبادت کیا کریں۔

لیکن دنیا کے اکثر انسان اصل مقصد عبادت کو چھوڑکر غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور خالق کے منشا کو بھول کر نفس اور شیطان کے منشار کو اپنا مقصد بنا لیا ہے۔

اگر بات یہیں تک ختم ہو کہ کھانے پینے کا مقصد صرف

بقاء نفس ہے اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں تو انسان اور حیوانات میں کیا فرق ہے؟
حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ جس سے سمجھا جاتا ہے کہ انسان تمام مخلوقات سے افضل اور اشرف ہے جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا۔ (پ ۱۵)

اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت دی اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور نفیس نفیس چیزیں ان کو عطا فرمائیں اور ہم نے ان کو بہت سی مخلوق پر فوقیت دی۔

**عزیز ساتھیو** اس آیت کے ذریعہ اللہ نے انسان کو فضیلت دی اور سب سے بڑی فضیلت

عقل و شعور کی ہے جس سے وہ اپنے خالق و مالک کو پہچانے اور اس کی مرضی نامرضی کو معلوم کرکے مرضیات کا اتباع کرے اور نامرضیات سے پرہیز کرے۔

اور عقل و شعور کے اعتبار سے مخلوقات کی تقسیم اس طرح ہے کہ عام جانوروں میں شہوت اور خواہشات ہیں عقل و شعور نہیں اور فرشتوں میں عقل و شعور ہے شہوت و خواہشات نہیں۔ انسان میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں عقل و شعور بھی ہے شہوت و خواہشات بھی ہیں۔ اسی وجہ سے جب شہوت و خواہشات سے عقل و شعور کو مغلوب کرلیتا ہے اور اللہ کی ناپسندیدہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی اونچا ہوجاتا ہے۔

بس بات ــــــــــــ صاف ظاہر ہوگئی کہ انسان کو اللہ نے صرف کھانے پینے کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ ایک عظیم مقصد کے لئے دنیا میں بھیجا جو صرف انسان ہی سے ادا ہوسکتا ہے وہ عبادت ہے۔

چونکہ بقاءِ نفس کھانے پینے پر موقوف ہے اس لئے کھانے پینے کے لئے حکم فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا إِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ٥

کھاؤ، پیؤ اور اسراف نہ کرو بے شک خدا بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو خالق کائنات ارض و سما، سنتِ نبویہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین

وما علینا الا البلاغ

# دِینِ اسلام

## اور

# ھم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ:۔ اِنَّ
الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ
لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَھُمْ عَذَابُ جَھَنَّمَ وَلَھُمْ
عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۔

؎ باتوں سے بھی بدلی ہے کسی قوم کی تقدیر
بجلی کے چمکنے سے اندھیرے نہیں جاتے

Scanned by CamScanner

عزیز ساتھیو! اللہ رب العزت نے قرآن کو ہدایت نامہ بنا کر نازل فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مبعوث فرمایا کہ لوگوں کو دین کی طرف بلائیں اور عمل صالح کی دعوت دیں اور لوگوں کو صحیح راستہ دکھائیں۔

صحابہ کرام رضؓ نے آپ کی بات کو تسلیم کیا اور آپ کی ہدایت پر عمل کرتے چلے گئے۔ اللہ نے ان کے ساتھ نصرت اور آسانی کو شامل کیا اور ان کو یہ دین محنت و مشقت کے بعد ملا انھوں نے کماحقہ اس کی قدر کی اور آج یہی دین ہمارے پاس آیا ہے اس لئے ہمیں اس کی قدر نہیں اور نہ اس کے احکام پر چلنے کا شوق ہے۔ ہم نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے دینی امور سے دور اور بے بہرہ ہیں اور ناآشنا ہیں۔

دوستو اسی لئے مسلمانوں پر حالات آتے ہیں۔ قرآن نے ہر ہر قدم پر انسانیت اور مسلمانوں کی رہبری کی ہے مگر ہم اس سے دور اور غیر کا خوف دل میں بسائے ہوئے ہیں اور خدا کا خوف ہمارے دل سے نکلا ہوا ہے۔ اس لئے ہم ان حالات اور پریشانیوں سے گزرتے ہیں۔ نہ ہمارے دل میں خدا کا خوف نہ اس پر یقین۔ ساری نظر

Scanned by CamScanner

ہماری ظاہری اسباب، پر ہے۔ اس لئے سارے جہان میں آج مسلمان پریشان ہیں۔

اے مسلمانو! خدا کا خوف دل میں بٹھاؤ اور خدا پر یقین کامل رکھو۔ نماز اور صبر کے ذریعے خدا سے مدد طلب کرو۔ یہ دو بڑے ہتھیار ہیں مسلمانوں کے لئے قرآن اعلان کرتا ہے

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔

اور ہر وقت خدا کی یاد میں لگے رہو اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ آج ہر مسلمان کی زندگی پریشان نظر آتی ہے۔ کیونکہ مسلمان خدا کو بھول چکا ہے اور اس کی یاد سے دور ہو چکا ہے۔ قرآن اعلان کرتا ہے؛

فَاذْكُرُوْنِيْ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ۔

کہ مجھے یاد کرتے رہو اور میرا شکر کرتے رہو، نافرمانی نہ کرو! جہاں کہیں بھی ہو خدا کی یاد سے دل تازہ رکھو اور معاشرہ کی اصلاح کی فکر کرو، گناہوں سے اجتناب کرو۔ ورنہ یہ

دین کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اگر ہم اس دین کی فکر نہ کرینگے یا اس پر نہیں چلیں گے اس کے احکامات کو نہ بجا لائیں گے تو خدا تعالےٰ دوسری قوم کو پیدا کر دے گا جو تم سے بہتر ہو گی۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ۔ (پ ۲۶)

اور اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنے آپ کو نہ بدلے۔
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ (پ ۱۳)

لھٰذا اپنے ایمان کو مضبوط کرو اور ایمان پر جمے رہو اور خدا سے مدد طلب کرو۔ اور استغفار کرتے رہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزیں جب تم میں ہوں گی تو عذاب نہیں آئے گا۔ ایک میری ذات اور دوسرا استغفار۔ آج حضورؐ تو نہ رہے۔ مگر استغفار تو باقی ہے۔ لہذا استغفار کی کثرت رکھا کرو اور خدا سے دعائیں کرو اور توبہ کرو اپنے برے اعمال سے اور خدا کی طرف

رجوع کرو۔ پھر دیکھو ان حالات اور مصائب سے کیسے چھٹکارا ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں راہِ سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور دین پر جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائیں۔

؎ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

و آخر دعوانا ان
الحمد للہ رب
العلمین

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح

مؤلف

کی

ایک اہم تالیف

# شرعی معلومات

مؤلف :- محمد مظہر الاسلام دیناجپوری

اس کتاب کے اندر عجیب وغریب مسائل پیش کئے گئے ہیں جو دینی ضروریات اور اہم مسائل پر مشتمل ہیں۔ جو انسان کو روزمرہ پیش آتے رہتے ہیں۔ مؤلف نے نہایت پُرلطف انداز میں اس کتاب میں مسائل کو کھول کھول کر واضح طور پر بیان کیا ہے

Scanned by CamScanner